REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

شنبہ

فی پرچہ نئے پیسے

۱۶ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
منطقہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۲۳ صلح ۱۳۴۱ھ ش ۲۳ جنوری ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج نو بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

بیراجوں کے علاقوں میں چھوٹے کاشتکاروں کی منظم آبادکاری کا منصوبہ

نئی کالونیوں میں زرعی معیشت کا مربوط نظام قائم کیا جائے گا۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ صوبائی محکمہ امداد باہمی نے مزارعوں اور چھوٹے کاشتکاروں کو بیراجوں کے علاقہ میں آباد کرنے کی ایک جامع سکیم بنائی ہے۔ جس کے مطابق نئے سیراب ہونے والے علاقوں میں مزارعوں اور چھوٹے کاشتکاروں کی آبادکاری شروع ہی سے مشینی فارمنگ کی بنیاد پر منظم طریقے سے کی جائے گی — اس سکیم کا مقصد بیراجوں کے علاقوں میں امداد باہمی کی بنیاد پر کھیتی باڑی کا نظام رائج کرنا ہے۔ جس میں کاشتکاروں کو اطمینان بخش ذرائع مواصلات، قرضہ کی مناسب سہولتیں اور بیج اور مصنوعی کھاد کی سپلائی اور زراعتی پیداوار کی فروخت کے لئے منڈیوں میں پہنچانے کا معقول انتظام ہو۔

اس مقصد کے لئے غلام محمد بیراج میں دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر ایک لاکھ ستر ہزار ایکڑ اور گدو بیراج میں ۵۰ ہزار ایکڑ زمین رکھی گئی ہے۔ یہ اراضی ۲۰ ایکڑ سے ۱۶۴ ایکڑ کے قطعات میں الاٹمنٹوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ چھوٹے قطعات بڑے انفرادی قطعات سے متاثر نہیں ہوں گے

سکیم کے تحت نئے زراعتی علاقوں کو شروع سے ہی کوآپریٹو سوسائٹیوں میں منظم کیا جائے گا۔ تاکہ مکانات غلہ کے گوداموں اور مویشیوں کے باڑوں کی تعمیر کے لئے انہیں عمارتی سامان کے علاوہ قرضے، بیج، مصنوعی کھاد، زرعی مشینری اور فنی مشورہ بھی آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اور بیراجوں کے علاقوں میں کھیتی باڑی کو جلد ترقی دی جا سکے۔

ایک سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ان زمینوں کے حصول کے لئے حکومت سے کسی خاص رعایت کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ چنانچہ کاشتکار یہ زمینیں بھی اسی قیمت پر خریدیں گے۔ جو بیراجوں کی دوسری سکیموں کے تحت مساوی رقبے کے قطعات کی الاٹمنٹ کے عوض وصول کی جاتی ہے

پاکستان میں نئے امریکی سفیر

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ معتبر امریکی ذرائع نے بتایا ہے کہ سابق وزیر مملکت برائے امور مشرق بعید مسٹر والٹر میکانی کو عنقریب پاکستان میں امریکی سفیر مقرر کیا جائیگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام

تعلیم القرآن کلاس

حسب سابق امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ قیام طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ بہنیں موسم کے مطابق بستر و کپڑے ہمراہ لائیں۔ قرآن مجید و کاپیاں بھی ساتھ لائیں۔

سکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ولادت باسعادت

مورخہ ۱۹ و ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء بروز جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے حال کماسی گھانا مغربی افریقہ کو لاہور میں دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدہ قدسیہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا مجید احمد صاحب کچھ عرصہ ہوا گھانا سے پاکستان واپس تشریف لائی تھیں۔

نومولود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پوتا اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے دیگر جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر مرحمت فرمائے اور والدین اور خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

تعلیم الاسلام کالج کا چوتھا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۲۵، ۲۶، ۲۷ جنوری کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

ٹورنامنٹ میں پاکستان کی نامور ٹیموں کی شرکت متوقع ہے

ربوہ ۲۲ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا چوتھا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ امسال بھی اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس پر کھیلا جائے گا۔ پاکستان کے چیدہ چیدہ باسکٹ بال کلب اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ ٹورنامنٹ حسب دستور درج ذیل تین مختلف سیکشنوں میں کھیلا جائے گا۔

(۱) کلب سیکشن (۲) کالج سیکشن اور (۳) سکول سیکشن

امسال چار نئی ٹیموں کی طرف سے بھی شریک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ان کے علاوہ امید واثق ہے کہ امریکن بیس کورنگی کی باسکٹ بال ٹیم بھی شریک ہوگی۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح ۲۵ جنوری صبح ۹ بجے محترم جاوید حسن صاحب کیپٹن پاکستان باسکٹ بال ٹیم فرمائیں گے کیونکہ وہ گزشتہ سال ٹورنامنٹ جیتنے والی لاہور ٹیم کے کپتان تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ پونے ۹ بجے تک اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں تاکہ کھیلوں کا آغاز وقت پر ہو سکے

(نامہ نگار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۲ء

جماعتِ احمدیہ کو یہ فعالیّت کیوں حاصل ہے؟

الفضل کے اسی پرچہ میں ہم شیعہ ہفت روزہ "رضاکار" کا ایک مضمون بجنسہٖ نقل کر رہے ہیں۔ اگر اس مضمون کو غور سے پڑھا جائے تو یہ بہت سے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے اور تجلّیاً یہ اعتراف نہایت نمایاں طور پر کیا ہے کہ اس وقت سوا احمدیہ جماعت کے مسلمانوں کی تمام جماعتیں اور فرقے عالم جمود میں ہیں فاضل مضمون نگار شیعہ ہے اور وہ اپنے عقیدہ پر سختی سے قائم ہے اسکے خیال میں شیعیت کے سوا تمام اسلامی فرقے غلطی پر ہیں اس لئے وہ جماعت احمدیہ کو بھی غلطی پر سمجھتا ہے لیکن اسکے باوجود وہ اس جماعت کی فعالیت کا مداح ہے اور اسکے مقابلہ میں تمام اسلامی فرقوں اور جماعتوں کو ناکارہ بیان کرتا ہے اور وہ اس سے شیعوں کو بھی مستثنٰی قرار نہیں دیتا البتہ وہ آغاخانیوں کی قیادت اور نظام کی ضرور تعریف کرتا ہے مگر یہ تعریف صرف قیادت تک ہی محدود ہے۔ وہ اس جماعت کے کسی اسلامی کام کو پیش نہیں کرتا۔ آغاخانیوں کا نظام خواہ کتنا بھی اعلیٰ کیوں نہ ہو جب اس نظام سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا تو محض اعلیٰ نظام اسلامی فرقوں کے لئے کیا سبق دے سکتا ہے۔

فاضل مضمون نگار نے آغاخاں کی مصروفیات اور قیادت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں۔ چنانچہ اس کا یہ لکھنا درست ہے کہ :-

"یہ مسلّمہ امر ہے کہ قرآن کریم مسلمانوں کا مکمل "ضابطہ حیات" ہے اور اس ضابطہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کا اجرا ہوا۔ اس سلسلہ کو یہیں ختم نہ ہونے دیا بلکہ اس نظام زندگی کو بروئے کار رکھنے کے لئے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کہہ کر ہمیشہ کے لئے جاری و ساری رکھنے کا پورا پورا انتظام فرما دیا مسلمان "ضابطہ حیات" و "نظام نبوت" پر تو متحد ہے مگر افسوس اسکے بعد اختلاف پیدا ہو گیا۔ برادران اہل سنت نے اس سلسلہ میں جمہوریت کو اپنایا اور اس اصول کے ماتحت خلیفۂ وقت کو اس نظام کا قائد ٹھہرایا

بالآخر آج اہل سنت و جماعت کے یہاں یہ نظام ختم ہو گیا ہے اور آج کوئی خلیفۂ وقت نہیں خلافت منہاج النبوت قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ شیعوں کے یہاں اس نظام کو چلانے کے لئے ایک الٰہی نظام کا تصور رہا اور وہ "نظام امامت" تھا جو منجانب اللہ مانا جاتا ہے۔

اس سلسلہ کی گیارہ نذرانہ کڑیاں ختم ہوئیں اور ان گیارہ ہستیوں نے اس نظام کو کس کس طرح اپنے خون سے سینچا۔ اس کی گواہی تاریخ کے اوراق دے سکتے ہیں۔ یہی نظام امامت تھا جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی کی۔ اور ہر شعبہ میں ہمارے لئے راہ ہدایت چھوڑ گئے۔ اسکے بعد غیبت امامؑ کا زمانہ آیا اور یہ مقدس نظام یعنی نظام امامت علماء کرام کے سپرد ہوا۔ جس کو ہم "نظام تقلید" سے موسوم کرتے ہیں اور تقلید اعلم العلماء علم شیعیت میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر افسوس شیعیانِ عالم کی بدقسمتی کہیئے کہ "نظام تقلید" کی شکل بدل دی گئی اور اسکے حدود نظام سے اقتصادی معاشی اور دیگر جملہ امورات جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ پیوستہ ہیں۔ نکال دیئے گئے اور فقط چند فقہی مسائل پر گفت و شنید کر لینے کا نام تقلید رکھ لیا گیا۔ اب جبکہ یہ انتہا آسان چیز بن گئی تو ہر عبا قبا پوش نے تقلید کا باب کھول لیا اور اس طرح علماء کی قیادت بھی تقسیم ہو گئی اور قوم بھی مختلف گروپ میں تقسیم ہوتی گئی اور ایک اعلم العلماء کی قیادت اور اسکی پہچان سے قوم محروم ہو گئی یا یہ کہیئے کہ قوم کے سر پر سے نظام امامت کا سایہ اٹھ گیا اور قوم یتیم ہو گئی۔" (ہفت روزہ رضاکار لاہور ۱۶ جنوری ۶۲ء)

ہمیں فاضل مضمون نگار کے ان خیالات پر بھی اعتراض نہیں جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے عقیدہ کے مطابق ظاہر کئے ہیں لیکن ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ کیا یہ امر قابل غور نہیں ہے کہ آخر جماعت احمدیہ اور صرف جماعت احمدیہ ہی کیوں ایک موثر نظام کے ساتھ دین کا کام کر رہی ہے۔ دنیا میں بہت سے دنیاوی نظام ہیں جو اپنے اپنے حلقوں میں بڑا اچھا اور کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ مثلاً تجارتی فرمیں ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم حکومتیں ہیں۔ اسی طرح بعض خدمت خلق کی عیسائی انجمنیں ہیں۔ پھر عیسائی مشن بھی ایک نظام کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کاموں کے پیچھے جو طاقت ہے وہ صدق و ایمان کی طاقت ہے جو کام کر رہی ہے اگرچہ ہر ایک کی حقیقت مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ مادی کاموں کے لئے جو انجمنیں ہیں اور وہ جو کامیابی سے کام کر رہی ہیں ان کے پیچھے مادی فوائد کے حصول کی قوت ہے۔ ہم اس قوت کو مصنوعی نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ قوت حقیقی ہے اور اپنے حدود کے اندر صدق ایمان پر انحصار رکھتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی نظام بھی کامیابی سے کام نہیں کر سکتا جب تک اس کی بنیاد صدق ایمان پر نہ ہو۔ خواہ یہ ایمان انسان کے ظاہری حواس سے تعلق رکھتا ہو یا روحانی حواس سے۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ خلوص سے اصلاحِ اخلاق کا کام شروع کرتا ہے تو وہ باوجود رکاوٹوں کے جلد یا بدیر ضرور کامیاب ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ صدق ایمان سے کام کرتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی دنیا دار کوئی دنیاوی تحریک چلاتا ہے تو اسکی کامیابی کا راز بھی صدق ایمان ہی ہوتا ہے۔ خواہ وہ ایمان ظاہری اسباب تک ہی کیوں نہ محدود ہو اصل بات یہ ہے کہ کوئی انسان انفرادی طور پر کیا اور اجتماعی لحاظ سے کیا کوئی فریق بھی اپنے کام میں اسی وقت کامیاب نہیں ہوتا جب وہ اس کام پر پورا پورا یقین نہ رکھتا ہے۔ اگر آپ کسی جگہ جانے کے لئے سفر کرتے ہیں تو آپ اس میں اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب آپ کو اس سفر اور منزل پر ایمان ہوتا ہے ورنہ آپ ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

آغاخان اگر اپنی قیادت میں کامیاب ہے تو اسکی بھی یہی وجہ ہے کہ جو مقصد اسکے پیش نظر ہے اس پر اس کو پورا ایمان ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ کامیابی کا انحصار ایمان اور ایقان پر ہوتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہے تو اس لئے ہے کہ اس کو اپنے مقصد پر پورا پورا ایمان ہے۔ اسکو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ کام اسکے سپرد کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ ہی نے اسلام کی روشنی میں اس زمانہ کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجدید و احیائے اسلام کا کام سپرد کیا ہے یہ ایمان ہے جس نے جماعت احمدیہ کو فعالیت عطا کی ہے اور اسی ایمان کا فقدان ہے جس نے تمام دیگر اسلامی فرقوں کے افراد کو جمود اور ناکارہ پن کے مرض میں مبتلا کیا ہوا ہے فاضل مضمون نگار نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ سوا جماعت احمدیہ کے آج کوئی اسلامی فرقہ ایک زندہ جماعت کی صورت میں کام نہیں کر رہا۔ اس سے واضح ہے کہ باقی تمام فرقوں اور جماعتوں کو اپنے مقاصد پر وہ ایمان اور ایقان حاصل نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

اب قابلِ غور یہ امر ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ اس کا جواب بھی فاضل مضمون نگار نے ہی دیا ہے۔ ملاحظہ ہو :-

"اس کے ساتھ جب ہم آغاخانیوں کی مستحد قیادت کو دیکھتے ہیں تو حیرانی ہوتی ہے کہ یہ نوجوان قائد جس نے ابھی اپنی عمر کے پچیس سال بھی پورے نہیں کئے ہیں۔ اس کو اپنی ذمہ واریوں کا اتنا احساس ہے کہ اپنی قیادت کے اس مختصر عرصہ میں اس نے تقریباً کئی لاکھ میل کا دورہ کیا اور اپنے متبعین کا جائزہ لیا ابھی ابھی موصوف نے گلگت ہنزہ و چترال کے دشوار گذار راستوں کو طے کر کے اپنے مریدوں کی خبر گیری کی۔ یہ ہے ذمہ دارانہ قیادت جو ہر حال میں قائد اور اس کے معتقدین کے رشتہ کو منسلک رکھتی ہے آج یہ نوجوان قائد کریم آغا اپنے ماننے والوں کے لئے ایک تڑپ رکھتا ہے اور بے چین نظر آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہے ایک ذمہ دارانہ قیادت کی مصروفیات جو اعتقادی طور پر نہ سہی۔ دنیوی طور پر ایسی قوم اپنا مقام حاصل کر لیتی ہے۔"

(ہفت روزہ رضاکار لاہور ۱۶ جنوری ۶۲ء)

فاضل مضمون نگار نے یہاں اہل سنت اور شیعہ دونوں کے نظاموں کے خاتمہ کو تسلیم کیا ہے؟ اس لئے یہ ظاہر ہے کہ شیعہ سنی فرقوں میں اس لئے فعالیت باقی نہیں رہی ہے کہ ان دونوں کے روحانی سلسلے اپنی اپنی جگہ ختم ہو چکے ہیں اور ان کی بجائے انتشار نے لی ہے۔ ان کو اپنے مقاصد پر ایمان نہیں رہا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ صدق ایمان کی جڑ کیا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جڑ صحیح تجربہ یا مشاہدہ ہے جو انسان خود کرتا ہے وہ ایمان یا ایقان جس سے فعالیت پیدا ہوتی ہے جب ہم کو کسی مقصد پر حق الیقین ہوتا ہے۔ ایک شخص جو چھلانگ لگا کر بائیسکل پر سوار ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اسکو اس امر پر حق الیقین ہوتا ہے کہ بائیسکل کو چلا سکتا ہے۔ اگر یہ حق الیقین نہ ہو تو وہ کبھی دو پہیوں والی چیز پر چھلانگ لگا کر سوار ہونے کی کوشش

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغ اسلام

چار افراد کا قبول اسلام ۔ مختلف مقامات پر کامیاب لیکچر ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ کارگزاری از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۱ء

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی ۔ اے بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

آسٹریا کا دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو آسٹریا کے مختلف شہروں میں سات لیکچر اسلام پر کرنے کی توفیق ملی ۔ مورخہ ۳ و ۴ اکتوبر کو انزبروک کی یونیورسٹی میں دو لیکچر ہوئے مورخہ ۵ اکتوبر کو مارلنگ میں اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر تقریر ہوئی ۔ اور سوالات کے جواب دیئے گئے ۔ مورخہ ۶ اکتوبر کو ایک جگہ Telfs میں لیکچر ہوا اور سوالات کے جواب دیئے گئے ۔ یہ سفر خاکسار نے بخار کی حالت میں کیا ۔ تاہم خدا تعالیٰ نے لیکچر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ؛

ماہ نومبر کے دوسرے نصف میں لیکچروں کے سلسلہ میں پھر آسٹریا جانے کا موقعہ ملا چنانچہ مورخہ ۱۶ نومبر کو وی آنا میں "اسلام اور کمیونزم" پر مورخہ ۲۳ نومبر کو "ایک مسلمان کی زندگی" اور ۳۰ نومبر کو اسلام کی موجودہ تحریکوں پر لیکچر ہوئے ۔ علاوہ ان لیکچروں کے متعدد مواقع پر وی آنا میں احمدی افراد سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کی گئیں ۔ اور تبلیغ کے پروگرام کو وسیع کرنے کے ذرائع پر غور کیا گیا بعض احمدی افراد کو نماز کے مسائل زیادہ تفصیل سے بتائے گئے ۔ تا وہ اپنے طور پر نماز باجماعت کا نیز عیدین وغیرہ کا اہتمام کر سکیں ۔ ایک دفعہ نماز جمعہ بھی ادا کی گئی ۔ ایک مرتبہ سب افراد جماعت کو کھانے پر جمع کیا گیا ۔ ایک احمدی میاں بیوی کا نکاح ان کی خواہش پر اسلامی طریق پر بھی پڑھایا گیا ۔

وی آنا کے احمدی افراد کی ضروریات کے لئے ایک کمرہ حاصل کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں میئر کو خط لکھا گیا ۔ اسی طرح اسلام کو بطور مذہب کے سرکاری طور پر منظور کرانے کے سلسلہ میں خاکسار اعلیٰ افسران سے ملا تا مسلمان بچوں کے نام رکھنے نیز دوسرے امور میں دقتوں کو حل کیا جاسکے ۔

مزید لیکچروں کے پروگرام کے سلسلہ میں خاکسار نے مختلف اداروں میں جا کر معاملات طے کئے انشاء اللہ العزیز متعدد لیکچروں کا پروگرام بنایا جائے گا ۔ آسٹرین ریڈیو والوں سے ملاقات کر کے فی الحال اسلام پر دو لیکچروں کا انتظام کروایا ۔ یہ لیکچر خاکسار تیار کرے گا انشاء اللہ

ایک جیل خانہ میں نماز جمعہ

آسٹریا کے ایک مقام Garsten میں دو نوجوان قیدی جیل خانہ میں ہی اسلام قبول کر چکے ہیں ۔ ان سے پچھلی دفعہ بھی ملاقات ہوئی تھی اس دفعہ بھی خاکسار ان احباب سے خاص طور پر ملاقات کرنے گیا ۔ نیز جیل کے ڈائریکٹر سے بھی ملا ۔ افسران کی اجازت سے ہم نے یکم دسمبر کو وہاں نماز جمعہ بھی ادا کی ۔ یہ دونوں احباب اپنی علاوہ ازیں قلیل مزدوری میں سے چندہ ادا کرتے ہیں ۔ نیز تحریک جدید میں حصہ لیتے ہیں ۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں ۔

وی آنا میں قیام کے دوران میں دو افراد نے بیعت کی ۔ یہ باپ بیٹا ایک کیفے ہوس کے مالک ہیں زیر تبلیغ تھے ۔ وی آنا میں ایک صاحب اس سے قبل بیعت کر چکے تھے ۔ الغرض تھوڑے عرصہ میں وی آنا میں تین نو احمدی ہو گئے فالحمد للہ

سوئٹزرلینڈ میں لیکچر

مذکورہ بالا سات لیکچروں کے علاوہ مورخہ ۲۳ اکتوبر کو مشن کے قیام کی سالگرہ کی مناسبت سے ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا ۔ اس موقعہ پر مختلف زبانوں میں احمدیہ لٹریچر کی ایک نمائش بھی کی گئی خاکسار نے اسلام پر تقریر کی ۔ اور حاضرین کی تواضع کی گئی ۔

مورخہ ۸ نومبر کو ایک چرچ کمیونٹی ہوس میں نوجوان عیسائی لڑکوں اور لڑکیوں کے وسیع اجتماع میں اسلام پر ایک مفصل اور کامیاب تقریر کرنے کا موقعہ ملا ۔ تقریر کے بعد لمبے عرصہ تک سوالات کے جواب دیئے گئے ۔ یہ جگہ ہماری مسجد کی جگہ کے بہت قریب ہے بالعموم اس ارد گرد کے علاقے میں اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے اور مسجد تعمیر ہونے پر ہم انشاء اللہ العزیز بہت مفید رنگ میں کام کر سکیں گے ۔

ایک مخالفانہ لیکچر

ایک چرچ میں ۱۳ نومبر کو ایک مخالفانہ لیکچر ہوا ۔ اس لیکچر کا اعلان اخبار میں اس سرخی کے ساتھ ہوا "کیا ہم زیورک میں مسجد بننے پر بالکل بے حس ہی رہیں گے" خاکسار نے ایک احمدی نوجوان کو جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے بھیجا ۔ لیکچرار نے جماعت احمدیہ کی سرعت انگیز ترقی پر حیرت کا اظہار کیا ۔ اور لوگوں کو اس خطرہ سے خبردار کیا ۔ نیز کہا کہ وہ ملک میں بوجہ مذہبی آزادی ہونے کے مسجد کی تعمیر کی راہ میں کوئی روک نہیں ڈال سکتے ۔ البتہ عیسائیوں کو بیدار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔

پریس سے تعلقات

مشن کی سالگرہ کی تقریب پر ایک پریس بیان مشن کے کام پر مشتمل تیار کر کے ۲۱ اخبارات اور پریس ایجنسیوں کو بھجوایا گیا ۔ اور ایک ایڈیٹر سے ملا ۔ اور اسی طرح ایک روزانہ اخبار کے فارن ایڈیٹر سے بھی تعلقات قائم کئے ۔ ایک اور اخبار کا نمائندہ مسجد کے بارہ میں انٹرویو کے لئے آیا چنانچہ اس نے بہت اچھا مضمون (فرانسیسی زبان میں) جماعت احمدیہ کے بارہ میں لکھا ۔ ایک اور روزانہ اخبار کا ایڈیٹر بازل شہر سے انٹرویو کے لئے آیا ۔ اسی طرح ایک اور اخبار کا ایڈیٹر بھی ملنے آیا ۔ یہ اخبار نئی عمارتوں پر مضمون لکھتا ہے ۔ انشاء اللہ العزیز اس اہم اخبار میں ہماری مسجد کے متعلق ایک مضمون عنقریب شائع ہوگا ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشن کے کام میں بڑے بڑے اخبارات کے ایڈیٹر دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں ؛

رسالہ "الاسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں اس ماہانہ رسالہ کے تین ایشوع تیار کر کے قریباً گیارہ صد کی تعداد میں لوگوں کو بھجوائے گئے ۔ تین صد مزید پرچے اس کے علاوہ جرمنی بھی بھجوائے گئے ۔ دسمبر کے آخر میں سالانہ نمبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک کے ساتھ شائع کیا گیا ۔ اور ان تمام لوگوں کو بھی بھجوایا گیا جن کے ساتھ دوران سال میں نیا تعلق و تعارف ہوا تھا ۔ یہ رسالہ اب ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے اس کا حجم بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ نیز نئے ٹائپ کے ساتھ اب زیادہ مضمون پہلے حجم کے اندر سماتا ہے ۔

احمدیہ گزٹ

جو جنوری ۱۹۶۱ء میں جاری کیا گیا تھا ۔ اس کے تین شیوع تیار کر کے احمدی افراد کو بھجوائے گئے ۔ دسمبر کے شروع کے ساتھ اس گزٹ کا ایک سال پورا ہوا فالحمد للہ ۔ اس کے ذریعہ احمدی افراد کی تربیت میں بہت مدد مل رہی ہے ۔ چندوں کی تحریکیں ۔ مرکز کی خبریں ۔ حضرت صاحب کے پیغامات و تقاریر وغیرہ خلاصۃً اس میں درج کی جاتی ہیں ۔ اور اس طرح احمدی افراد کے اندر احمدیت سے وابستگی کا احساس مضبوط ہوتا ہے ۔

متفرق امور

مقامی احمدی افراد کے اجلاس وقتاً فوقتاً بلائے جاتے رہے ۔ نیز نماز جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا رہا ۔ مقامی افراد جماعت میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بذریعہ احمدیہ گزٹ کیا گیا ۔ وعدوں کی پہلی فہرستیں مرکز کو ارسال کی گئیں ۔ گزشتہ سال کی وصولی وعدوں سے بڑھ کر رہی فالحمد للہ

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے علاوہ جرمنی ۔ آسٹریلیا ۔ مراکو ۔ لیبیا ۔ اور دیگر ممالک میں مطالبہ پر لٹریچر بھجوایا گیا ۔

یوروپین مشنز کانفرنس کی مفصل رپورٹ تیار کر کے مشنوں کو ارسال کی گئی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴ افراد نے بیعت کی ۔ احباب سے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

سید حسن بلتستانی صاحب کراچی

تحریک امامیہ کا پس منظر

(از ہفت روزہ رضاکار لاہور - ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۶۲ء)

نوٹ :- اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر اداریہ ملاحظہ فرمائیں ۔

قیادت و مرکز کے سلسلے میں الحمدللہ!

قوم میں ایک خیال پیدا ہو چلا ہے ۔ دراصل قومی زندگی کا مرکز اچھے بنیادی افکار ہوتے ہیں اور ان کے ماتحت قومی کردار انفرادی زندگی اور اجتماعی جدوجہد سے قومی زندگی کا نشوونما ہوتا رہتا ہے ۔ مگر اس کے برعکس جب قومی زندگی میں زندگی بخش افکار نہیں رہتے اور محض باتیں ، رسم و رواج اور ذاتیات آجاتی ہیں تو پھر حیات قومی پر جمود طاری ہونے لگتا ہے ۔ ایسی صورت میں اصلاح کی خارجی تدابیر سے کام نہیں چلتا ۔ بلکہ ضرورت ہوتی ہے قوم کا کوئی گروہ جرأت اور دیانت سے ان بنیادی افکار پر پھر سے غور و فکر کرے اور تعمیر نو کی بنیاد رکھے ۔ ہم اسی اصول کے ماتحت افراد قوم کو ہمیشہ بنانے کی گھٹیا ذہنیت سے بالاتر ہو کر ایک فکر پیش کرتے ہیں اور دعوت فکر دیتے ہیں ۔

یہ مسلمہ امر ہے کہ قرآن کریم مسلمانوں کا مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس ضابطہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبوت کا اجرا ہوا ۔ اس سلسلہ کو یہیں ختم نہ ہونے دیا ۔ بلکہ اس نظام زندگی کو بروئے کار رکھنے کے لئے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہہ کر ہمیشہ کے لئے جاری و ساری رکھنے کا پورا پورا انتظام فرما دیا ۔ مسلمان "ضابطہ حیات" ، "نظام نبوت" تک تو متحدہ رہے مگر افسوس اس کے بعد اختلاف پیدا ہو گیا ۔ برادران اہلسنت نے اس سلسلہ میں جمہوریت کو اپنایا ۔ اور اس اصول کے ماتحت خلیفہ وقت کو اس نظام کا قائد ٹھہرایا ۔ بالآخر آج اہلسنت و جماعت کے یہاں یہ نظام ختم ہو گیا ہے ۔ اور آج کوئی خلیفہ وقت نہیں خلافت منہاج النبوت قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں ۔ شیعوں کے یہاں اس نظام کو چلانے کے لئے ایک الٰہی نظام کا تصور رہا اور وہ "نظام امامت" تھا جو منجانب اللہ مانا جاتا ہے ۔

اس سلسلہ کی گیارہ شاندار کڑیاں ختم ہو گئیں اور ان گیارہ ہستیوں نے اس نظام کو کس کس طرح اپنے خون سے سینچا ۔ اس کی گواہی تاریخ کے اوراق دے سکتے ہیں ۔ یہی نظام امامت تھا جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کی اور ہر شعبہ میں ہمارے لئے راہ ہدایت چھوڑ گئے اس کے بعد غیبت امام کا زمانہ آیا ۔ اور یہ مقدس نظام یعنی نظام امامت علماء کرام کے سپرد ہوا جس کو "نظام تقلید" سے موسوم کرتے ہیں ۔ اور تقلید اعلم العلماء علم شیعیت میں ضروری قرار دیا گیا ہے ۔ مگر افسوس شیعیان عالم کی بدقسمتی کہیئے کہ "نظام تقلید" کی شکل بدل دی گئی ۔ اور اس کے حدود نظام سے اقتصادی معاشی اور دیگر جملہ امورات جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ پیوستہ ہیں نکال دیئے گئے اور فقط چند فقہی مسائل پر گفت و شنید کر لینے کا نام تقلید رکھ دیا گیا اب جبکہ یہ اتنی آسان چیز بن گئی تو ہر عبا قبا پوش نے تقلید کا باب کھول دیا اور اس طرح علماء کی قیادت اور اس کی پہچان سے قوم محروم ہو گئی یا یہ کہیئے کہ قوم کے سر پر سے نظام امامت کا سایہ اٹھ گیا اور قوم یتیم ہو گئی ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ کے حوادثات سے نظام تقلید بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ اور یہ قیادت جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہونا چاہئیے تھی اور جو صحیح معنوں میں نظام نبوت اور نظام امامت کا نعم البدل تھا ۔ صرف فقہی الجھنوں میں الجھ کر زندگی کے دوسرے شعبوں کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئی اور اس نے پیری مریدی کی شکل اختیار کر لی ۔ اور اس بدقسمتی غیر ذمہ دارانہ قیادت اور تقلید کے ماتحت عوام کو زندگی گذارنے اور جنت حاصل کرنے کا آسان ذریعہ حاصل ہو گیا ۔ جس کی وجہ سے ۔ الخ

ہر بوالہوس نے عشق پرستی شعار کی

یوں تو آج بھی سادہ لوح حضرات مجتہد الاعلم کی تقلید کا راگ الاپتے ہیں ۔ مگر وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ نظام نبوت اور پھر نظام امامت کی ذمہ داریاں کیا تھیں ۔ رسول نے زندگی کا کون سا گوشہ چھوڑا ۔ جس میں ہماری رہنمائی نہ فرمائی ہو ۔ اسی طرح نظام امامت نے کونسی تکلیف اٹھانے سے پہلوتہی اختیار کی ۔ حضور نظام امامت کی ذمہ داریوں کے احساس کا طفیل ہے کہ حسین علیہ السلام نے ہماری رہنمائی کے لئے اپنے اور اپنے عزیزوں کو قربان کر دیا ۔ یہ کیا تھا ؟ یہ ایک ذمہ دارانہ قیادت تھی دین پر وقت پڑا تھا اور یزید کی بدعنوانیاں حد سے گذر چکی تھیں ۔ حسین اپنی ذمہ داری کو محسوس فرماتے تھے ۔ پس انہوں نے یزید کے خلاف نہیں بلکہ یزیدیت کے خلاف آواز بلند کی اور اپنا فرض ادا فرمایا ۔

سر داد نہ داد دردست یزید

حقا کہ بنا لا الٰہ است حسینؑ

مگر آج وہ دعویداران محافظ دین کہاں ہیں ۔ جبکہ دنیا میں لادینیت کا دور دورہ ہے ۔ کمیونزم ببانگ دہل پکار پکار کر چیلنج دے رہا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ آج وہ حسینیت کا دم بھرنے والے اور دوس بھرنے والے دعویدار اس میدان کارزار میں سب سے آگے ہوتے ہیں ۔ مگر افسوس وہ خواب غفلت میں ہیں اور یہاں تک کہ وہ ان حملوں سے آگاہ تک نہیں ۔ وہ اس قسم کے مطالعہ اور معلومات حاصل کرنے کو عبث سمجھتے ہیں ۔ انہیں علم نہیں کہ کمیونزم مذہب کی بیخ و بن اکھاڑنے میں کیا ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے ۔ عیسائیت اسلام میں کس طرح گھر کر رہی ہے ۔ آئمہ معصومین کے نام تک کو مٹانے کی خود مسلمانوں میں کیا کیا سازشیں ہو رہی ہیں ۔ افریقہ اور ایسے دیگر ممالک کے عوام اسلامی تعلیم سے کیوں کر اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں ۔ ہمارے رہنماؤں نے یہ تمام کام امام عصر والزمان کے لئے چھوڑ رکھے ہیں ۔ آج اس میدان کارزار میں کون گامزن ہیں ۔ اور کس جماعت نے تن ، من ، دھن کی بازی لگائی ہے ۔ وہ مسلمانوں میں قادیانی جماعت ہے ۔ جو باوجود قلیل تعداد میں ہونے کے دنیا میں اسلام کے پیغامات اور دشمنان اسلام کے سامنے سپر بن کے کھڑے ہیں ۔ اس سلسلہ میں حسینی جماعت کے علماء اور عوام کے سامنے اس جماعت کا مختصر نقشہ پیش کرتا ہوں جو عبرت کے لئے کافی ہے :-

تعداد تبلیغی مشن اور مبلغین

بلاد یورپ: نام ملک	تعداد مبلغین	بلاد امریکہ: نام ملک	تعداد مبلغین	بلاد افریقہ: نام ملک	تعداد مبلغین	بلاد مشرق وسطیٰ: نام ملک	تعداد مبلغین	دیگر بلاد عالم: نام ملک	تعداد مبلغین
لنڈن	۲۹	جزائر باربادوز	۱۰	نائیجیریا	۷	فلسطین	۱۰	ماریشس	۳
سکاٹ لینڈ	۱	ٹرینیڈاڈ	۱۰	گولڈ کوسٹ	۱۲	دمشق	۱۰	سنگاپور	۶
فرانس	۲	برٹش گیانا		سیرالیون	۱۳	شام لبنان	۸	جاوا	۸
اسپین	۳	ارجنٹائن		نیروبی ٹانگانیکا	۱۱	عراق	۲	سماٹرا	۴
اٹلی	۳	متفرق	۵	زنجبار		جزیرہ بانی	۱	بورنیو	۲
سسلی	۲			فرنچ ٹوگولینڈ		بحارا	۲	کولمبو	۳
جرمنی	۳			بیلجین کانگو	۱	عدن	۱		
سوئٹزرلینڈ	۳								
ہالینڈ	۵								

یہ ہے اس مصنوعی امام اور اس کے زندہ نیابت کے کارنامے جو صرف اصل اصول کی نقال کی بدولت حاصل ہے اور آج ان کے کارناموں سے ان کے دشمنوں کو بھی انکار نہیں ۔ جیسا کہ جناب حفیظ ملک نمائندہ نوائے وقت واشنگٹن نے اپنے دورہ افریقہ کے بعد اخبار نوائے وقت لاہور میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے ۔

" افریقہ میں اگر کوئی مذہبی مشنری جماعت کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے ۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی ۵ فیصد ہے جس میں ایسٹ افریقن ٹائمز کے بیان کے مطابق ۰۰۰،۱۰ افریقی لوگ احمدی ہیں ۔ یوگنڈا مشرقی افریقہ میں دس لاکھ افریقی مسلمان ہو چکے ہیں ۔ جن میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے ۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بڑا زبردست تبلیغی مرکز کھول رکھا ہے ۔ جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے

(از رسالہ " اسلام دنیا کے کناروں تک ")

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ ٹائیفائیڈ دو ہفتہ سے سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین (خاکسار ملک محمد اعظم مدرس دارالرحمت ربوہ)

(۲) حلیمہ بی بی اہلیہ مستری مختار احمد صاحب ربوہ تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے ۔ اور اب تقریباً بیس یوم سے تو بخار اترتا ہی نہیں ۔ لمبی بیماری کے باعث کمزور بہت ہو گئی ہیں ۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

(حمید اختر دارالرحمت غربی ۔ ربوہ)

(۳) میں بہت ہی پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں ۔ میرے برادر بزرگ محمد علی احمد اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں ۔ نیز میرا بھتیجا محمد انوار الحق کا فاضل امتحان بی اے آرز عنقریب شروع ہونے والا ہے ۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات دور فرمائے ۔ اور بیمار جلد سے شفایاب ہوں ۔ اور میرا بھتیجا نمایاں کامیابی حاصل کرے ۔ آمین ۔ (محمد فرقان علی احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگال اڑیسہ انڈیا)

اس کے علاوہ کالج وغیرہ بھی قائم کر رکھے ہیں۔ "ہمیں احمدیت سے سخت اختلافات ہیں اور ہم عقیدہ ختم نبوت کے مسئلہ میں قادیانی فرقہ کے تصور کو بالکل باطل اور گمراہ سمجھتے ہیں اس کے باوجود ہمیں ان کی مساعی کو داد دینی پڑتی ہے"۔

(اخبار رضاکار یکم مئی ۱۹۶۰ء)

اس کے ساتھ جب ہم آغاخانیوں کی متعدد قیادت کو دیکھتے ہیں۔ تو حیرانی ہوتی ہے۔ کہ یہ نوجوان قائد جس نے ابھی اپنی عمر کے ۲۵ سال بھی پورے نہیں کئے ہیں۔ اس کو اپنی ذمہ داریوں کا اتنا احساس ہے کہ اپنی قیادت کے اس مختصر عرصہ میں اس نے قریباً کئی لاکھ میل کا دورہ کیا اور اپنے متبعین کا جائزہ لیا ابھی ابھی موصوف نے گلگت۔ ہنزہ و چترال کے دشوار گذار راستوں کو طے کر کے اپنے مریدوں کی خبر گیری کی۔ یہ ہے ذمہ دارانہ قیادت۔ جو ہر سال میں قائد اور اس کے معتقدین کے رشتہ کو منسلک رکھتی ہے۔ آج یہ نوجوان قائد کریم آغا اپنے ماننے والوں کے لئے ایک تڑپ رکھتا ہے اور بے چین نظر آتا ہے۔ گذشتہ دنوں جبکہ بعض اخباروں نے ان کی شادی کے متعلق لکھا تو نوجوان نے ایک بیان دیا۔ جس کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

"لوگ میرے مختصر سے وقفہ اور تفریح پر مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کرنے لگتے ہیں ان کو میری جماعتی ذمہ داریوں کا علم نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ مجھے دن رات میں کتنے گھنٹے اپنی مختلف ممالک کی جماعتوں کی رپورٹ فائل اور مختلف قسم کے خطوط پڑھنے اور ان کے متعلق احکام جاری کرنے پڑتے ہیں مجھے مختلف ممالک معتقدین کی اقتصادی۔ معاشی۔ تمدنی اور مذہبی ضروریات کے سلسلہ میں انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ وغیرہ"

یہ ہے ایک ذمہ دارانہ قیادت کی ہمدردیاں جو اعتقادی طور پر نہ سہی دنیوی طور پر ایسی قوم اپنا مقام حاصل کر لیتی ہے۔ مگر ہمارا حال عجیب ہے ؎

غالب طلوع فکر پہ غفلت کی رات ہے
اس سے عجیب تر بھی کوئی اور بات ہے

واحد قیادت کے مسئلہ پر مختلف خیال کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جس میں بڑا گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایک مرکز اور قائد کا قیام ناممکن ہے۔ ہمیں ایسے حضرات پر تعجب ہوتا ہے۔ ہم اصولاً تو ایک قیادت کے قائل ہیں اور ایک مجتہد اعظم کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں مگر عملاً اس کے تصور سے بھاگتے ہیں۔ در اصل یہ ہماری علمی قوت کے مفقود ہونے کی دلالت ہے۔

ورنہ ہمارے سامنے دنیا کے کروڑوں کیتھولک حضرات کی واحد قیادت (پوپ) موجود ہے ابھی گذشتہ تھوڑے عرصہ میں دو پوپ انتقال کر چکے ہیں۔ ہم نے بغور مطالعہ کیا۔ ہم نے دیکھا کہ نہایت اطمینان سے دوسرا انتخاب ہو گیا اور ان کے نظام میں کوئی فرق نہ پڑا۔

در اصل زمانہ کے حالات بدل چکے ہیں ہر کام کے لئے اصول مرتب کر لئے جاتے ہیں اور ان اصولوں کے ماتحت ایسے طریقے اختیار کر لئے جاتے ہیں کہ اختلاف کی گنجائش کم رہ جاتی ہے اور اگر کسی مضبوط قلعہ کی دو چار اینٹیں، ادھر ادھر ہو بھی جائیں تو قلعہ پر اثر نہیں پڑتا پس ہمارے علمائے کرام اور عوام میں اگر صحیح احساس اور فکر پیدا ہو جائے تو کسی اعلم العلماء کی قیادت قائم ہو جانا کوئی مشکل نہیں مگر افسوس! ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

پس ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مسئلہ تقلید یا اعلم فالاعلم کے اصول کے ماتحت ایک اعلم العلماء کی تقلید میں ہماری قومی و مذہبی زندگی کا راز مضمر ہے۔ ضرورت ہے۔ یہ تقلید صرف چند آسان فقہی مسئلوں تک محدود نہ رہے بلکہ وہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرے اور زمانہ حال کے مطابق اس ذمہ دارانہ نظام کے ماتحت مرکز۔ علماء کی کیبینٹ۔ عوام کے نمائندوں کی کونسل۔ بیت المال تعلیمی۔ تبلیغی اور معاشی ادارہ جات قائم ہوں۔

پس یہ ہے ہماری آواز جو ہم بزرگ وکلاء و سفراء، مجتہدین کے ذریعہ علمائے ایران و بلاد عرب ہندوستان و پاکستان خصوصاً آقائے محسن حکیم مدظلہ کی خدمت بابرکت تک پہنچانا چاہتے ہیں اور قبلہ و کعبہ کی ذمہ دارانہ قیادت اور اسی قیادت کے باقاعدہ نظام کے خواہشمند ہیں۔ ورنہ موجودہ رسمی تقلید سے نہ عوام کو کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی جناب کی زحمتوں میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے۔ فقط ؎

یہ ذکر نیم شبی یہ مراقبے یہ سرور
تیری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔

اظہار تشکر

(از محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب لاہور)

میرے خاوند شیخ محمد شریف صاحب۔ پسر شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ جنہیں اچانک دل کا شدید دورہ پڑا تھا ۱½ ماہ میو ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں۔ شکر الحمد للہ۔

پہلے کی نسبت اب بفضل خدا آرام ہے۔ ڈاکٹر داؤد یوسف صاحب ہارٹ اسپیشلسٹ نے اب آہستہ آہستہ چلنے کی اجازت دے دی ہے۔ شیخ صاحب موصوف کو دوبارہ زندگی محض دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے رحم اور فضل سے بخشی ہے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے ان بہن بھائیوں کو میں کبھی نہیں بھلا سکتی جو ہمیں اچانک غم و فکر میں مبتلا دیکھ کر عیادت کے لئے کثیر تعداد میں ہسپتال تشریف لا کر برادرانہ اخوت اور ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے میرا حوصلہ بڑھانے کا موجب ہوتے۔ اور شب و روز دعاؤں میں مشغول رہے۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ ربوہ اور جماعت احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت احمدیہ لاہور اور جماعت احمدیہ کوئٹہ اور جماعت احمدیہ نیروبی افریقہ کے احباب بھی و نیز ان بہن بھائیوں کا بھی جو کہ اندرون اور بیرون ملک سے بذریعہ خطوط ہمدردی اور دعا فرماتے رہے بذریعہ اخبار ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے۔

یہاں میں محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتی ہوں جو کہ باوجود خود بیمار ہونے کے متعدد بار عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے خدا تعالیٰ انہیں بھی صحت کاملہ عطا فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ سب بہن بھائی از راہ شفقت شفا کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں گے۔

(بیگم ایس ایم شریف صاحب H-4 گلشن آباد لاہور)

تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم کی نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم چوہدری رشید احمد جاوید بی اے آنرز (سال دوم) نے اردو کالج کراچی کی "مجلس سیرت" کی طرف سے منعقدہ "آل پاکستان انٹر کالجیٹ تحریری مقابلہ" میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمت عالم" کے موضوع پر مقالہ لکھا۔ رشید احمد جاوید کالج کے ہونہار طالبعلم ہیں۔ آپ ایک اچھے مقرر اور مقالہ نگار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور تعلیم الاسلام کالج کے لئے مبارک کرے۔

(سیکرٹری مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایک طالب علم کی نیک خواہش

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب شاہد متعلم I اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنا چندہ تحریک جدید مبلغ -/۵ روپیہ ادا فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے ہمیشہ مالی جہاد میں صف اول میں رکھے اور میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو اٹھانے والے لوگوں میں رہوں"۔

قارئین کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

جھوٹ اور لغو

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ روزہ کا نام کر کے وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے" (بخاری) (زعیم انصار اللہ ہرکزیہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے ۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔

۷۴۱ - مکرم حمید الدین صاحب ابن میاں شمس الدین صاحب صراف سیالکوٹ شہر ۵۰-۰۰
۷۴۲ - مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بوتالوی وحدت کالونی لاہور ۱-۰۰
۷۴۳ - احباب جماعت احمدیہ چک ۶۹ گھسیٹ پور ضلع لائلپور بذریعہ مولوی فتح محمد صاحب ۱۱-۰۰
۷۴۴ - مکرم میاں گل محمد صاحب لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد شریف صاحب ڈپٹی دارالصدر غربی ربوہ ۱۰-۰۰
۷۴۵ - " شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا ۵-۰۰
۷۴۶ - دکاندار محلہ دارالرحمت وسطی و شرقی ربوہ بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید ۶-۳۵
۷۴۷ - مکرم چوہدری نور احمد صاحب چک ۲۹۷ ضلع لائلپور ۱-۰۰
۷۴۸ - " چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۲۷ کلاں " " ۵-۰۰
۷۴۹ - لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب ۸-۰۰
۷۵۰ - مکرم اے ۔ ڈی حیدر خان صاحب کیمبل پور ۱۵-۰۰
۷۵۱ - محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب دارالیمن ربوہ ۱-۰۰
۷۵۲ - محترمہ امۃ الباسط صاحبہ کراچی ۔ ۵-۰۰
۷۵۳ - جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ سیکرٹری صاحب مال ۱۸-۰۰
۷۵۴ - محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نیر دارالصدر ربوہ ۵-۰۰
۷۵۵ - اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بذریعہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ۲۱-۱۹
۷۵۶ - مکرم حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب گگو ضلع منٹگمری ۲-۰۰
۷۵۷ - احباب جماعت احمدیہ چک ۳۴ ضلع ملتان بذریعہ مکرم غلام محی الدین صاحب ۴۰-۶۵
۷۵۸ - مکرم غلام نبی صاحب ظفر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۹-۰۰
۷۵۹ - " حکیم غلام سرور خان صاحب منٹگمری شہر ۱۰-۰۰
۷۶۰ - احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب ۱۷-۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین

(فہرست نمبر ۵۵)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

۴۱۰ - مکرم الحاج محمد فاضل صاحب صحابی معہ اہلیہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۵۰-۰۰
۴۱۱ - مکرم شیخ نذر محمد صاحب دہرہ چنیوٹ ضلع جھنگ ۔ ۱۵۰-۰۰
۴۱۲ - مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سنت نگر لاہور ۔ ۱۵۰-۰۰
۴۱۳ - مکرم ملک غلام محمد صاحب ایڈووکیٹ قصور ۔ ضلع لائلپور ۔ ۱۵۰-۰۰
۴۱۴ - محترمہ رحمت بی بی صاحبہ والدہ غلام رسول صاحب چک ۵۵ R-13 ضلع لائلپور ۱۵۰-۰۰
۴۱۵ - مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۵ ضلع سرگودھا ۱۵۰-۰۰
۴۱۶ - محترمہ رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ مستری ناصر دین صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۱۵۰-۰۰

(وکیل المال)

دعائے مغفرت

خاکسار کا بھتیجا بھائی عزیز محمد بشارت ایک لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو ضعیف العمر والدین کو داغ مفارقت دے گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم اپنے باپ کا صرف ایک ہی اکلوتا بیٹا تھا اور میٹرک کی تیاری کر رہا تھا اور بہت نیک اور خوش خلق تھا ۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب کرے ۔ آمین ۔ (محمد بشیر الحق احمدی سیکرٹری ضیافت جماعت بنگال اڑیسہ)

وقف جدید کا وعدہ دگنا کرنیکی ایک قابل تقلید مثال

مکرم محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس تحریر فرماتے ہیں :-

"مکرمی ناظم صاحب مال وقف جدید ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ میں نے کل خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا ۔ حضور کی عمر ۷۳ سال ہو چکی ہے اب چوہترواں سال شروع ہے اور احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی عمریں ساٹھ ستر سال کے درمیان ہونگی اور تھوڑے ہونگے جن کی عمریں اس سے تجاوز کریں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی عمروں کے متعلق خاص طور پر حدیث میں آیا ہے کہ خدمت دین کی وجہ سے ان کی عمروں میں اللہ تعالیٰ برکت دے گا ۔ مصلح موعود کی ایک یہ علامت بھی الہامی طور پر بتائی گئی تھی کہ وہ عمر پانے والا ہوگا ۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علامت بھی پوری ہو گئی ۔ جو آپ کے مصلح موعود ہونے کی دلیل ہے ۔ اس لئے اس خوشی میں اور حضور کے اعلان مندرجہ الفضل ۵/۱/۶۲ کی تعمیل میں دوستوں کو کم از کم گذشتہ سال کے چندہ ایک لاکھ کی بجائے دگنا چندہ دو لاکھ کرنا چاہیئے "

اس لئے میں اپنی تحریک کے مطابق دگنا وعدہ بھجوا رہا ہوں " جزاکم اللہ تعالیٰ

دفتر :- مکرم و محترم مولوی صاحب کا خط شکریہ کے ساتھ الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دوستوں کو نیک تحریک ہو ۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنا وعدہ سال اول گذشتہ کی نسبت دگنا کر کے نقد ادا کر دیا ہے ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

انصار اللہ کے اعلانات

۱ - نماز باجماعت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے

(تجرید بخاری حصہ اول ص ۱۵۹)

۲ - اسلامی شعار - داڑھی عرب صاحب نے داڑھی کے متعلق پوچھا ۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا :-

ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے ۔ بعض داڑھی مونچھ منڈانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو ۔ تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا ۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے ۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے ۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھدیا ہے ۔ فتاویٰ بحوالہ بدر ۳۱/۱/۱۹۰۷

۳ - بے شر زندگی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

میں اپنے تمام مریدوں کو نہایت تاکید سے سمجھاتا ہوں کہ وہ ... ہر ایک سخت اور فتنہ انگیز لفظ سے پرہیز کریں اور جیسا کہ میں نے پہلے اس سے شرائط بیعت کی دفعہ چہارم میں سمجھایا ہے ... حکومت وقت کی سچی خیر خواہی اور بنی نوع کی سچی ہمدردی کریں ۔ اور اشتعال دینے والے طریقوں سے اجتناب رکھیں اور پرہیزگار اور صالح اور بے شر انسان بن کر پاک زندگی کا نمونہ دکھائیں ۔ اور اگر کوئی ان میں سے ان وصیتوں پر کاربند نہ ہو یا بے جا جوش اور وحشیانہ حرکت اور بد زبانی سے کام لے ۔ تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ وہ ان صورتوں میں ہماری جماعت کے سلسلہ سے باہر متصور ہوگا ۔ اور مجھ سے اس کا کچھ تعلق باقی نہیں رہے گا ۔ دیکھو آج میں کھلے کھلے لفظوں سے آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہر ایک مفسدہ اور فتنہ کے طریق سے مجتنب رہیں ۔ اور صبر اور برداشت کی عادت کو اور بھی ترقی دیں ۔ اور بدی کی تمام راہوں سے اپنے تئیں دور رکھیں اور ایسا نمونہ دکھائیں جس سے آپ لوگوں کی ہر ایک نیک خلق میں زیادت ثابت ہو ۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ جو اہل علم اور فاضل اور تربیت یافتہ اور نیک مزاج ہیں ایسا ہی رہیں گے ۔ مگر یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ جو شخص ان وصیتوں پر کاربند نہ ہو ۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۱۶۷)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے ۔

مویشیوں کے لئے بہترین خوراک "راب"

راب کھانڈ بنانے کی صنعت کی ضمنی پیداوار ہے اور مغربی پاکستان میں بہت زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اور اسے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ راب کی مانگ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی بہت زیادہ مقدار ضائع ہو جاتی ہے اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ جب کہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو راب کے استعمال میں اضافہ کیا جائے تاکہ یہ ضمنی پیداوار ضائع ہونے کی بجائے کسی کام آسکے۔

راب کا استعمال

پاکستان میں راب کی کل پیداوار کو مویشیوں کے چارہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اس مقصد کے لئے یہ نہایت ہی موزوں ہے کیونکہ مویشی اسے پسند کرتے ہیں۔ جب اسے چارے میں ملا دیا جاتا ہے تو یہ چارے کی لذت بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ اس میں چینی ہوتی ہے اس لئے راب غذائیت سے بھر پور ہوتی ہے اس کے علاوہ اس میں قیمتی دھاتیں بھی ہوتی ہیں جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہیں اور قبض دور کرتی ہیں۔

پاکستان میں مویشیوں کے چارے کی خاصی قلت ہے۔ اگرچہ غلے کی بعض فصلیں مویشیوں کے چارے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ لیکن غلہ انسانی خوراک کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں اگر راب کی تمام پیداوار کو مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال کیا جائے تو ایک لاکھ ایکڑ اراضی پر کاشت کئے جانے والے چارے کی بچت ہو سکتی ہے۔

مویشیوں کی خوراک کے لئے راب کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً

— راب کو پانی میں ملا کر اسے چارے پر چھڑکا جاسکتا ہے۔

— اسے چارے میں ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

— اسے نال کے ذریعہ مویشیوں کو پلایا جاسکتا ہے۔

آسان طریقہ

سب سے بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ راب کو کترے ہوئے چارے کے اوپر چھڑک دیا جائے۔ چارے پر راب چھڑکنے کا عمل نہایت سادہ ہے اور اس کے لئے کسی آلے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سردیوں کے موسم میں راب میں تھوڑا سا پانی ملا لینا چاہیئے تاکہ اسے آسانی سے چارہ پر چھڑکا جا سکے۔

اگر کم غذائیت والے بھوسے پر راب چھڑکی جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے بھوسے میں غذائیت کی مقدار بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور مویشی اسے نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔ راب کی وجہ سے چارہ ضائع نہیں ہوتا۔ اس لئے چارے کی قلت بھی دور ہو سکتی ہے۔ عام طور پر مویشیوں کو بھگویا ہوا چارہ کھلایا جاتا ہے اس لئے راب کو بھی آسانی سے پانی میں ملا کر چارے میں ڈالا جاسکتا ہے۔

راب کی تھوڑی سی مقدار کسی قسم کی نال میں مویشیوں کو کھلائی جاسکتی ہے ابھی پاکستان میں چارے کے ساتھ مویشیوں کو راب ملا کر کھلانے کا رواج عام نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کے لئے دوسرے دو طریقوں سے زیادہ محنت اور آلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر دیہاتیوں کو راب کے استعمال کا طریقہ سکھا دیا جائے۔ تو پھر راب ملا ہوا چارہ عام مل سکے گا شروع شروع میں مویشیوں کو بہت کم مقدار میں راب کھلانی چاہیئے۔ کیونکہ اگر شروع ہی میں مویشیوں کو زیادہ مقدار میں راب کھلائی جائے تو انہیں پیچش ہو جاتی ہے راب کی مقدار کو آہستہ آہستہ بڑھانا چاہیئے اور پھر روزانہ مندرجہ ذیل گوشوارہ کے مطابق راب استعمال کرنی چاہیئے۔

مویشیوں کے راب کی مجوزہ مقدار

کام کرنے والے مویشیوں کے لئے چار پونڈ سے ۶ پونڈ تک۔ دودھ دینے والے مویشیوں کے لئے ۲½ پونڈ سے ۴ پونڈ تک۔ بھیڑ بکریوں کے لئے ¼ پونڈ سے ½ پونڈ تک۔

راب کو ہمیشہ دوسرے چارے کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ جس میں حیاتین کافی مقدار میں ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے صرف سوکھی ہوئی گھاس میں ملا کر نہ کھلایا جائے۔ بلکہ برسیم، لوسرن، شفتل، کھل یا بھوسے میں ملا کر مویشیوں کو کھلانا چاہیئے۔

دستیابی

راب کھانڈ کو صاف کرنے کی ضمنی پیداوار ہے۔ اور کھانڈ کی ملوں سے دستیاب ہو سکتی ہے اکثر ملوں کے لئے راب فضول پیداوار ہے۔ اس لئے اگر کوئی وہاں سے راب لینا چاہے تو ملیں کثیر مقدار میں مہیا کر سکتی ہیں۔

مغربی پاکستان میں کھانڈ کی ملوں میں راب کی قیمت ۲ آنے سے ایک روپیہ فی من تک ہے اور مشرقی پاکستان میں راب کی تمام مقدار مقامی طور پر کھپت ہو جاتی ہے۔ لیکن مغربی پاکستان میں بہت کم استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کی وافر مقدار فالتو بچ جاتی ہے مغربی پاکستان میں اگر راب مختلف طریقوں سے استعمال کی جائے تو اس کی قیمت میں اور بھی اضافہ ہونے کا امکان ہے راب کے استعمال کو عام کرنے کے سلسلے میں چند ایک رکاوٹیں بھی ہیں۔

پہلی رکاوٹ راب کو ملوں سے دیہات تک لے جانا ہے۔ ابھی دیہات میں ذرائع رسل و رسائل اتنے ترقی یافتہ نہیں ہیں کہ دور دراز سے راب آسانی سے دیہات تک پہنچائی جا سکے۔ دوسرے دیہاتی ابھی اسبات سے بے خبر ہیں کہ راب غذائیت سے بھر پور ہوتی ہے اور اسے مویشیوں کے لئے چارے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

چیچک کے مقابلے کیلئے برطانوی سائنسدانوں نے نئی دوا تیار کر لی

چوہوں پر کامیاب تجربات کے بعد انسانوں پر تجربات شروع کر دئے گئے

لندن۔ ۱۰ جنوری۔ برطانوی ڈاکٹر اور سائنسدان ان دنوں چیچک کی روک تھام کرنے والی ایک نئی دوا کا تجربہ کر رہے ہیں۔ جانوروں پر اس دوا کے تجربات کامیاب ثابت ہو چکے ہیں اور اب پہلی بار اسے یارک شائر (انگلستان) کے ایک ہسپتال میں ایک انسان پر آزمایا جا رہا ہے۔

اگر انسان پر بھی اس دوا کے اثرات ویسے ہی تسلی بخش رہے جیسے کہ چوہوں پر حاصل ہو چکے ہیں تو یہ دریافت ٹیکے کے بعد چیچک کی روک تھام کے سلسلے میں عظیم ترین کامیابی ثابت ہوگی۔

جس مریض پر اس دوا کا پہلی بار تجربہ کیا جائے گا اس کا نام ڈاکٹر نارمن انیلے ہے اور وہ بریڈ فورڈ کے ہسپتال میں تشخیص امراض کے ماہر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ چیچک سے مرنے والی ایک پاکستانی لڑکی کی لاش کا بھی انہی نے معائنہ کیا تھا نئی دوا سفوف کی شکل میں استعمال کی جائے گی اور ڈاکٹر انیلے ہر چھ گھنٹے کے بعد اس کی ایک خوراک استعمال کریں گے۔

یہ دوا لندن کی دواساز کمپنی "بروز ویلکم" نے تیار کی ہے۔ اس دوا کو انسانوں پر آزمانے کا فیصلہ لیبورٹری میں اس کے کامیاب تجربات کے بعد کیا گیا ہے۔ یہ تجربات لیورپول یونیورسٹی کے شعبہ بکٹیریالوجی کے پروفیسر ایلن ڈاونیز کی نگرانی میں ڈاکٹر جے بار اور پی ڈبلیو سیڈلر نے کئے تھے۔

ان تجربات کے تحت چوہوں کے جسم میں چیچک کے جراثیم انجکشن کے ذریعے داخل کئے گئے اور پھر فوراً یا چھ گھنٹے بعد ان میں سے بعض کو نئی دوا کی ایک ایک خوراک دی گئی۔ چنانچہ جن اسی چوہوں کو دوا کی خوراک نہیں دی گئی تھی ان میں سے ساٹھ چند روز کے اندر مر گئے اور باقی میں سے بارہ کا دماغ متورم ہو گیا۔ لیکن جن ۱۰۰ چوہوں کا نئی دوا سے علاج کیا گیا تھا ان میں سے ایک سو آٹھ کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے۔

بہرحال ابھی اس دوا کو انسانوں کے استعمال کے قابل قرار دینے سے پہلے وسیع پیمانے پر اس کے تجربات کرنے ضروری ہیں اور پھر جن لوگوں کو یہ دوا دی جائے گی ان کا مقابلہ ان افراد سے کیا جائے گا جنہیں یہ دوا نہیں دی گئی۔ توقع ہے کہ اس قسم کے تجربات ہندوستان جیسے ملکوں میں بھی کئے جائیں گے جہاں ہر سال ہزاروں افراد چیچک میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ویلکم فاؤنڈیشن کے ایک ترجمان نے بتایا کہ فی الحال ہمارے پاس دو سو مریضوں کے لئے دوا موجود ہے اور ہم اسے بہت جلد زیادہ مقدار میں بھی تیار کر سکتے ہیں۔

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل
میں اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

مغربی پاکستان میں دُور دُور تک بارش پہاڑی علاقوں میں برفباری

سردی میں زبردست اضافہ ۔ مزید بارش کی پیش خبری

لاہور ۲۲ جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے مغربی پاکستان کے وسطی اور شمالی علاقوں میں بارش کا سلسلہ جاری ہے محکمہ موسمیات کے ماہرین کی اطلاع کے مطابق صوبہ کے شمالی اور وسطی علاقوں میں کل نصف انچ سے ایک انچ تک بارش ہو چکی ہے۔ لیہ میں سب سے زیادہ بارش ہوئی آج بھی بوندا باندی کا امکان ہے محکمہ زراعت و خوراک کے حکام نے باران رحمت کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے نہایت بروقت اور مفید قرار دیا ہے۔

گذشتہ دو تین دن سے ہی مغربی پاکستان کے شمالی اور وسطی علاقوں میں مطلع ابر آلود تھا۔ پرسوں شب سے بارش کا سلسلہ شروع ہوا لیکن دن کے وقت تیز ہوا کے باعث بادل منتشر ہو گئے تاہم شام کے بعد پھر سے مطلع پر بادل چھا گئے اور ہلکی بوندا باندی ہونے لگی اور رات کو چھینٹے پڑے۔ کل سارا دن صوبہ کے مختلف حصوں میں بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے باعث سردی چمک اٹھی ہے۔

علاوہ ازیں سابق صوبہ سرحد میں بھی کل سارا دن وقفوں کے بعد بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ علاوہ ازیں مری اور پشاور کے پہاڑی علاقوں میں بھی برف باری بھی ہوئی موسمیات کے ماہرین کی پیش گوئی کے مطابق سردی کی حالیہ لہر روسی ترکستان سے پاکستانی علاقہ میں داخل ہوئی۔ اب یہ لہر صوبہ کے جنوبی حصہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں سردی کی شدت بڑھنے کا امکان ہے۔ لاہور سرگودہا، راولپنڈی اور ملتان ڈویژن میں آج بھی مطلع ابر آلود اور بوندا باندی کا سلسلہ جاری رہے گا۔

پاکستان ایک ارب ۲۵ کروڑ ڈالر کی مدد مانگے گا

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ پاکستانی سفارتخانہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے امداد پاکستان کلب کے اجلاس میں جو یہاں ۲۴ جنوری کو منعقد ہوگا اس میں پاکستان اپنی ترقیاتی ضرورتوں کے لئے ایک ارب ۲۵ کروڑ ڈالر کی درخواست کرے گا۔

ضروری اعلان

اخبار الفضل کے خریداران جو لاہور کی ایجنسی کے ذریعہ اخبار خریدتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے مکمل پتے جلد از جلد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ نگران ایجنسی لاہور کو بھجوا دیں تاکہ اخبار کی تقسیم میں اور بھی آسانی پیدا کی جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لیڈر

بقیہ ص ۲

نہیں کر سکتا۔ اگر ہم کوئی چیز کھاتے ہیں تو ہمیں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ کھانے کی چیز ہے۔ آپ کسی کو گارے کے لقمے منہ میں ڈالتے نہیں دیکھیں گے اور نہ آگ کے شعلے میں ہاتھ کوئی ڈالتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مٹی کا گارا کھانے کی چیز نہیں اور آگ میں ہاتھ ڈالنے سے جل جائے گا۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو مسلمان جماعتیں آج فعال نہیں ہیں ان کو اسلام پر حق الیقین نہیں رہا۔ ان کے بجلی کے ذخیرے ختم ہو چکے ہیں جہاں سے قوت فعالیت ملتی ہے اور جماعت احمدیہ کی فعالیت کی وجہ یہ ہے کہ اس کو اسلامی اصولوں پر علی الوجہ البصیرت ایمان ہے۔ انہیں تعلق باللہ کا تجربہ اور مشاہدہ سے حق الیقین پیدا ہو گیا ہے اس لئے وہ کامیابی سے اسلامی اصولوں پر کاربند ہے اور وہ کام کر رہی ہے جس کو اپنے اور بیگانے دیکھ رہے ہیں اور جن کے لئے فاضل مضمون نگار اس جماعت کا مداح ہے۔ جماعت احمدیہ کو علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالے نے اس زمانے میں تجدید و احیا کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کو علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کا بجلی کا ذخیرہ زندہ ہے۔ اس کا خدا اس کا قرآن اور اس کا نبی زندہ ہے۔ اس کا امام زندہ امام ہے۔ اس کا روحانی چشمہ جاری و ساری ہے۔ اس کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔

سب سے بڑی بات جو غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے کہ باقی تمام اسلامی فرقے اور جماعتیں جمود کی حالت میں ہیں؟ ان کے روحانی سلسلے کیوں ختم ہو چکے ہیں؟ اگر جماعت احمدیہ بھی صداقت پر نہیں ہے جو واحد فعال جماعت ہے تو پھر کیا اس کا یہ منطقی نتیجہ نہیں نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ اس نے اس کی حفاظت ترک کر دی ہے اور اب اس کی جگہ نعوذ باللہ ایک "مصنوعی" مدعی اور مصنوعی جماعت اسلام کا کام کر رہی ہے۔ یہ کتنا عجیب خیال ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ولادت باسعادت

ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزہ زاہدہ شمیم بی اے بنت برادرم مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس مرحوم کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے بتاریخ ۱۸/۱/۶۲ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود عزیز چوہدری ناصر احمد صاحب کا فرزند اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر گلبرگ لاہور کا پوتا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالے نومولود کی پیدائش بہمہ جہت بابرکت کرے۔ نومولود خوش بخت اور خادم دین ہو۔ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو اور دین و دنیا میں روشن ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

صلاح الدین احمد (مشیر قانونی و ناظم جائداد)

اعلان نکاح

میرے لڑکے بشیر الدین کمال سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کا نکاح ۲۵۰۰ روپیہ مہر پر سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید منظور حسین شاہ صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز تاندلیانوالہ سے مورخہ ۲۰/۱۲/۶۱ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مولانا جلال الدین شمس نے پڑھا۔ درویشان قادیان اور خاندان مسیح موعود اور صحابہ کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر افراد جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

قاضی محمد ابراہیم ہیڈ ٹیچر پرائمری سکول سارانگے ضلع سیالکوٹ

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ مورخہ ۸/۱/۶۲ سے چلے گئے ہیں سرگودہا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودہا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لاویں۔

۱۔ پہلا ٹائم	۳/۵۰	صبح
۲۔ دوسرا "	۷/۵۰	"
۳۔ تیسرا "	۱۱/۲۵	"
۴۔ چوتھا "	۲/۳۰	بعد دوپہر
۵۔ پانچواں "	۴/۱۵	"
۶۔ آخری ٹائم	۷/-	رات

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)